شیعہ نے غلط حوالہ دیا

(نمبر ۲)

تشحیذ ماہ نومبر میں شیعہ مضمون نگار کی بے دیانتی دکہائی جا چکی ہے۔ ایک حوالہ اہل سنت کے مقابلہ میں صحیح البخاری سے پیش کیا۔ کہ حضرت عمرؓ نے سید ولد آدم آنحضرت صلعم کے بابت کہا۔ "یہ شخص غلبۂ درد سے ہذیان بک رہا ہے"۔

لیکن جب پوچھا گیا۔ کہ صحیح البخاری کتاب المرضیٰ میں کہاں لکہا ہے۔ تو ارشاد ہوا۔ کہ آپ نے اچھی طرح دیکہا نہیں۔ پارہ ۱۸ میں کتاب المرضیٰ دیکھئے۔ یک نہ شد دو شد۔ پہلے کتاب المرضیٰ تو مل گئی تہی اور اس میں حوالہ نہ ملا تہا۔ مگر اب پارہ ۱۸ کا حوالہ جو دیا۔ تو اس میں کتاب المرضیٰ ہی ندارد۔ حوالہ کا تو کیا مذکور۔ اسپر ستم یہ کہ افترا پردازی کا الزام مجھ پر۔ یہ تو حضرت اصلاح کی کارروائی ہے۔ اب اس کے برادر خورد مدیر البرہان کی کارستانی ملاحظہ ہو۔ آپ اپنی تصنیف منیف صراط السوی میں لوگوں کو یوں گمراہ فرماتے ہیں۔ کہ صفحہ ۳۵۸ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:۔

"من ولد فاطمہ جدہ الحسین بن علی و والدہ الحسن العسکری ابن الامام علی النقی ابن الامام محمد ن التقی ابن الامام علی الرضاء ابن الامام موسی الکاظم ابن الامام جعفر ن الصادق ابن الامام محمد ن الباقر ابن الامام زین العابدین علی بن الحسین بن الامام علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم یواطی اسمہ اسم رسول اللہ"

اور ارشاد یہ ہے۔ کہ شیعوں کے بارہویں امام محمد بن حسن العسکری کو کئی علمائے اسلام و محققین اہل سنت نے مہدی موعود مانا ہے۔ منجملہ ان کے شیخ ابن عربی اور مولانا جامیؒ کا نام نامی بھی ہے۔

اب ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ کتاب فتوحات مکیہ کا صفحہ ۳۶۴ جزو ثالث باب ۳۶۶ فی معرفۃ وزراء المہدی الظاہر فی آخر الزمان بشّر بہ رسول اللہ صلعم

ملاحظہ فرمائیں۔ وہاں اصل حوالہ یوں ہے۔

"من ولد فاطمہ جدہ الحسن بن علی یواطی اسمہ اسم رسول اللہ صلعم ویبائع الناس بین الرکن والمقام"

اس عبارت کو جس میں آنے والے مہدی کو حسن بن علی کی اولاد سے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے۔ کس دیدہ دلیری سے حسین بن علی کردیا گیا ہے۔ تاکہ شیعوں کے اس مشہور و مقبول عقیدہ کو مدد پہونچے۔ کہ آئندہ الامہدی حسین بن علی کی اولاد سے ہوگا۔ (کیونکہ حضرت حسن سے شیعہ بوجہ صلح حضرت معاویہ ناراض ہیں۔ اور نہیں چاہتے۔ کہ ان کی اولاد سے کوئی بھی امام ہو) اور پھر اسی پربس نہیں کی۔ بلکہ اپنے بارہ اماموں کے اسمائے گرامی بھی ٹپکا دئے ہیں۔ تاکہ شیعیت ابن عربی کے نام سے بہت سے قلوب پر چھا جائے۔

اسی طرح مولانا جامی کی شواہد النبوۃ مطبوعہ نولکشور کا صفحہ ۲۱۶ ملاحظہ ہو۔ جس میں فتوحات کی تقریر کو ان الفاظ میں نقل کیا گیا ہے۔

من ولد فاطمہ رضی اللہ عنہا یواطی اسمہ اسم رسول اللہ صلعم وکنیتہ کنیت جدہ الحسن بن علی یبائع بین الرکن والمقام

دیکھیے یہاں بھی حسن بن علی کی اولاد سے لکھا ہے۔ نہ کہ حسین بن علی۔ مگر شیعہ صاحب ہیں۔ کہ ہمیں فتوحات کے حوالہ سے حسین بن علی سنائے جارہے ہیں۔ حالانکہ فاضل دیار بکری صاحب تاریخ خمیس بھی قال صاحب الفتوحات المکیۃ فی ذکر المہدی کے ماتحت لکھتے ہیں۔

من ولد فاطمہ اسمہ اسم رسول اللہ صلعم وکنیتہ۔ کنیتہ جدہ حسن بن علی یبایع بین الرکن والمقام (تاریخ خمیس جلد ۲ مطبوعہ مصر صہ ۳۲۱)

فتوحات کے اسی حوالہ کے متعلق حجج الکرامہ میں جو بحث ہے۔ وہ برادر مکرم منشی خادم حسین صاحب کے اصل الفاظ میں ملاحظہ ہو۔

تیسری شہادت۔ نواب صدیق حسن خان حجج الکرامہ میں اسی حوالہ کو نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

محمد بن عربی طائی حاتمی اندلس در باب سہ صد و شصت و ششم از فتوحات مکیہ گفتہ کہ

خدائے تعالیٰ را خلیفہ ست از عترت رسول خدا صلعم از ولد فاطمہ کہ نامش نام رسول خدا صلعم باشد صلعم۔ جد او حسین ؑ بن علیؑ است بیعت کرده شود۔ او را میان رکن و مقام مانا باشد برسول خدا صلعم در سیرت نہ در صورت۔ حجج الکرامہ صـ ۲۸۲

نوٹ ۔ واضح ہو کہ اس حوالہ میں جو بجائے حسنؑ بن علیؑ کے حسینؑ بن علیؑ لکھا گیا ہے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حجج الکرامہ کے کاتب سے سہواً لکھا گیا ہے۔ کیونکہ اسی کتاب میں نواب صاحب نے دوسرے مقامات پر بحث کرتے ہوئے کہ مہدی موعودؑ جناب امام حسن علیہ السلام کی ذریّت طیّبہ سے ہوں گے۔ یا جناب امام حسین علیہ السلام کی سے۔ انہی علمائے دین کی تائید کی ہے۔ جو قائل ہیں۔ کہ وہ امام حسن علیہ السلام کی اولاد امجاد سے ہونگے۔ اور خصوصاً مقام زیر بحث کے متعلق خود انہوں نے بحوالہ کتاب اشاعہ شیخ عبد الوہاب مصنف الیواقیت والجواہر کی تردید بھی لکھدی ہے۔ جس سے پھر ذرہ بھر شبہ بھی نہیں رہ جاتا۔ کہ نواب صدیق حسن خان نے عبارت فتوحات کا فارسی میں ترجمہ کرتے ہوئے اس مقام پر ضرور "حسنؑ بن علیؑ" ہی لکھا ہوگا۔ اور جو حسینؑ لکھا بھی ہوگا۔ تو سہواً۔ یا پھر کاتب سے ہی سہو ہو گئی ہے۔ ورنہ دوسرے مقام پر وہ خود ہی اسی قول کی تردید کو واضح نہ فرماتے۔ ملاحظہ ہوں مقامات ذیل:۔

(ا)۔ و اہل حدیث نیز بہمیں رفتہ اند۔ کہ وے از اولاد حسنؑ بن علی باشد الی آخرہ۔ حجج الکرامہ صـ ۳۵۷

(ب) و ہم در اشاعہ گفتہ کہ شیخ عبد الوہاب شعراوی در کتاب الیواقیت والجواہر بر ہمیں قول رفتہ و آں را نسبت طرف فتوحات مکیہ نمودہ حالانکہ در وے اثرے ازیں قول نیست بلکہ خلاف اوست۔ **یعنی مہدی از اولاد حسنؑ است**۔ و شک نیست۔ کہ محمد بن حسن عسکری از اولاد حسینؑ بود۔ و ظاہر آنست۔ کہ ایں قول **مدسوس** است بر شعراوی و موید اوست عدم تحریر او ایں کتاب را در حیات خویش و در وے گفتہ لا احلّ لاحد ان یروی عنی ھذا الکتاب حتی یعرضہ علی علماء المسلمین ویحرّرا ما فیہ و آنچہ از وے ترسیدہ بود۔ ہماں واقع شد۔ و مذہب شیعہ را در وے مدسوس کردند۔ و منجملہ مدسوسات بروے آنست۔ کہ در طبقات وے درج کردہ اند۔ در ترجمہ حسینؑ بن علیؑ کہ عقب صرف

ازروے باقی است - نہ از برادرش حسنؓ بن علیؑ و ایں نیز از دسائس رافضہ است - ورنہ شعراوی انکار نسب حسنؓ چہ قسم خواہد کرد - باآنکہ اکابر اولاد حسنؓ در مصر موجود بودند - مثل طباطبا و غیرہم فلیتنبہ لذالک انتہیٰ حجج الکرامہ صہ ۳۵۳

ترجمہ (ا) اور محدثین کا مسلک بھی یہی ہے - کہ مہدی امام حسنؓ بن علیؑ کی اولاد سے ہونگے -

(ب) اور اشاعہ میں آیا ہے - کہ شیخ عبدالوہاب شعراوی بھی اسی قول (مہدی از نسل حسینؓ بن علیؑ) پر گیا ہے - اور اس کو فتوحات مکیہ کی طرف منسوب کیا ہے - حالانکہ اس میں اس قول کا پتہ ہی ندارد ہے -

بلکہ اس کے خلاف لکھا ہے - یعنی یہ کہ مہدیؑ اولاد حسنؓ سے ہیں - اور بلاشک محمد بن حسن عسکری (شیعوں کے بارہویں امام یعنی مہدی) امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے تھے - اور معلوم ہوتا ہے - کہ یہ قول شعراوی (مصنف کتاب الیواقیت) پر افترا بندی ہے اور اس امر کی تائید میں یہ بات ہے - کہ انہوں نے اس کتاب کو اپنی حین حیات میں نہیں لکھا - اور اس میں فرمایا ہے - کہ میں کسی کو اجازت نہیں دیتا - کہ میری اس کتاب سے کوئی میری طرف سے روایت کرے - جبتک کہ علمائے مسلمین کو دکھا نہ دے - اور جب تک وہ اس کے مسائل مندرجہ کو پسند نہ کریں - اب دیکھو - کہ جس بات سے اسکو اندیشہ تھا - وہی واقعہ ہوگئی - یاروں نے شیعہ مذہب کی باتیں اس میں ملا جلا دیں - اور منجملہ ان کے یہ ہے - کہ شعراوی کی کتاب طبقات میں امام حسین بن علی علیہما السلام کے حالات میں اس کی طرف سے یہ داخل کردیا - کہ اولاد تو صرف امام ممدوح کی باقی ہے - نہ کہ ان کے بھائی امام حسن علیہ السلام کی - حالانکہ یہ رافضیوں کی محض اپنی ملاوٹ ہے - ورنہ کوئی وجہ نہیں - کہ شعراوی امام حسن علیہ السلام کی نسل سے انکار کردے - کیونکہ امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے مشہور لوگ مصر میں موجود تھے جیسے طباطبا وغیرہ - پس اس سے متنبہ رہ - فقط

پس اے جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ البرہان - ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین

خادم حسین - "روز ولا" - امرتسر

۳۰ ر نومبر سنہ ۱۹ء